ٹھکانہ......"۔ (براہین قاطعہ جواب انوار ساطعہ : ۷)

جناب سہارنپوری دیوبندی صاحب کی عبارت سے جہاں کئی ایک باتیں ثابت ہوتی ہیں، ان میں سے ایک یہ کہ ایک رکعت وتر پر طعن کرنے والے بے ایمان ہیں۔

فائدہ نمبر ۱ : جس روایت میں تین وتر کا ذکر ہے، اس سے ایک یا پانچ رکعت وتر کی نفی نہیں ہوتی ہے۔

فائدہ نمبر ۲ : ابن ترکمانی حنفی نے تین رکعت وتر پڑھنے کا ایک طریقہ یہ بیان کیا ہے کہ ایک رکعت پڑھ کر پھر دو رکعتیں پڑھے یہ تین وتر ہو جائیں گے"۔(الجوهر النقی : ۳ / ۲۳)

جبکہ آج تک کسی مسلمان نے اس طریقہ پر وتر ادا نہیں کیے !!!

سوال : کیا جوتا پہن کر نمازِ جنازہ پڑھا جا سکتا ہے ؟ کفایت اللہ منڈی بہاؤالدین

جواب : جب جوتا پاک ہو تو فرض نماز پڑھنا جائز ہے، تو نمازِ جنازہ بالاولیٰ جائز ہے، ہاں بعض لوگ نمازِ جنازہ میں جوتا اتار کر اس کے اوپر کھڑے ہو جاتے ہیں، یہ عجیب تربات ہے۔

سوال : کیا ایک ہاتھ سے مصافحہ جائز ہے ؟ کفایت اللہ منڈی بہاؤالدین

جواب : مصافحہ ایک ہی ہاتھ سے مسنون ہے، جیسا کہ سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ :

(لقيني رسول اللهﷺ وانا جنب فأخذ بيدي "في نسخة بيميني" فمشيت معه حتى قعد ......الخ) "رسول اللہﷺ کی میرے ساتھ ملاقات ہوئی، جبکہ میں جنبی تھا، آپﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، یعنی دایاں ہاتھ، میں نبی کریمﷺ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ آپﷺ بیٹھ گئے" (صحیح البخاری مع الفتح :۱/ ۳۹۰)

یہ حدیث نص ہے کہ مصافحہ صرف ایک ہاتھ سے ہی ہونا چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن بسرؓ کہتے ہیں :(ترون يدى هذه ، صافحت بها رسول اللهﷺ) "کہ تم لوگ میرے اس ہاتھ کو دیکھتے ہو میں نے اسی ایک ہاتھ سے رسول اللہﷺ سے مصافحہ کیا"۔

(التمہید :۱۲/ ۲۴۷)

شیخ الاسلام، الفقیہ، الامام عبدالرحمٰن مبارک پوریؒ لکھتے ہیں :"یہ حدیث صحیح ہے، اس حدیث سے بصراحت ثابت ہوا کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا مسنون ہے"۔(المقالۃ الحسنٰی فی سنیۃ المصافحۃ بالید الیمنیٰ : ۲۴)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ :(بايعت رسول اللهﷺ بيدي هذه يعني اليمنىٰ على السمع والطاعة فيما استطعت) :"میں نے رسول اللہﷺ سے اس داہنے ہاتھ کے ساتھ سمع وطاعت

ز راستطاعت پر بیعت کی"۔(مسند امام احمد : ۳/ ۱۷۲ اسنادہ صحیح)

یہ حدیث دلیل ہے کہ صحابہؓ نبی کریم ﷺ سے صرف دائیں ہاتھ سے بیعت کرتے تھے، جب سب سے رم و محترم ہستی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ایک ہاتھ سے بیعت کرنا بے ادبی نہیں تھی، تو ایک ہاتھ سے صافحہ کرنا کیونکر بے ادبی ہو گی؟

جناب انور شاہ کاشمیری دیوبندی صاحب لکھتے ہیں: "وفي الأحاديث التی أسانيد ها متوسطة .کر سنية المصافحة باليد"۔ یعنی "وہ احادیث جن میں ایک ہاتھ سے مصافحہ کے مسنون ہونے کا ذکر ہے، ن کی سندیں اچھی ہیں"۔(العرف الشذی : ۲/ ۱۰۱)

شاہ صاحب کی تحقیق کو سامنے رکھ کر ذرا غور کریں کہ جو لوگ ایک ہاتھ سے مصافحہ کو انگریز کی سنت نرار دیتے ہیں، وہ کل ہمارے امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے؟۔

عتراض نمبر ۱: حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد سکھایا جس طرح آپ ﷺ مجھے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، حالت یہ تھی کہ میری ہتھیلی آپ ﷺ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی۔

(صحیح البخاری : ۶۲۶۵) (صحیح مسلم حدیث ۴۰۲)

جواب نمبر ۱: اس حدیث کے بارے میں عبدالحی لکھنوی حنفی لکھتے ہیں: "یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ اس سے وہ مصافحہ جو ملاقات کے وقت کیا جاتا ہے، مراد نہیں ہے، بلکہ یہ ہاتھ میں ہاتھ ویسا ہے جیسا کہ بزرگ چھوٹوں کو کوئی چیز تعلیم کرنے کے وقت ہاتھ میں ہاتھ لے لیتے ہیں"۔(مجموع الفتاویٰ از عبدالحی لکھنوی : ۱/ ۱۱۹)

نیز لکھتے ہیں: "أخذ ليكونه حاضراً فلا يفوته شئ" "آپ ﷺ نے حضرت ابن مسعودؓ کا ہاتھ اس لئے پکڑا تاکہ وہ حاضر باش رہیں اور ان سے کوئی چیز رہ نہ جائے"۔(حاشیہ ھدایہ : ۱/ ۱۰۱)

۲۔ مروجہ مصافحہ اس طریقہ سے نہیں ہوتا، بلکہ جانبین سے دونوں ہاتھ بڑھائے جاتے ہیں"۔

اعتراض نمبر ۲: اس حدیث پر بخاری کے بعض نسخوں میں "باب الاخذ باليدين" ہے۔

جواب: حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ: "امام بخاریؒ یہ باب قائم کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بغیر حصولِ مصافحہ کے بھی ہاتھ پکڑنا جائز ہے"۔(فتح الباری : ۱۱/ ۵۵) (ارشاد الساری)

اعتراض نمبر ۳: حماد بن زیدؒ دونوں ہاتھ سے عبداللہ بن مبارکؒ سے مصافحہ کرتے تھے۔

جواب: اعتراض کرنے والے یہ بتائیں کہ وہ حماد بن زیدؒ کے مقلد ہیں یا امام ابو حنیفہؒ کے؟ تقلید شخصی کو واجب قرار دینے والوں کو حماد بن زیدؒ کا عمل پیش کرتے وقت شرم کرنی چاہیے، ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے (مزعوم) امام سے دونوں ہاتھوں کے ساتھ مصافحہ کا جواز بسند صحیح ثابت کریں!